# 106498 - روزے اور عید میں مسلمانوں کا اتفاق و اجتماع شرعی مطلب ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے

**سوال**

رمضان المبارک کی ابتدا اور اختتام میں مسلمان متحد کیوں نہیں ہوتے، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

" بلاشك و شبہ روزے اور عید الفطر میں مسلمانوں کا متحد ہونا ایك اچھی چیز ہے اور سب کو محبوب و پسند ہے اور جتنا ممکن ہو سکے شرعی مطلب بھی یہی ہے، لیکن یہ دو طریقوں سے ہو سکتا ہے:

پہلا:

سب مسلمان علماء حساب پر اعتماد کرنا چھوڑ دیں جس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف امت نے حساب پر عمل نہیں کیا، اور وہ سب رؤیت ہلال پر یا پھر ایام کی تکمیل پر عمل کرنے لگیں جیسا کہ صحیح احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوی ( 25 / 132 - 133 ) میں علماء کا اتفاق بیان کیا ہے کہ رمضان اور عید وغیرہ کے ثبوت میں فلکی حساب پر اعتماد کرنا جائز نہیں.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں باجی رحمہ اللہ سے سلف رحمہ اللہ کا اجماع نقل کیا ہے کہ فلکی حساب پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور بعد والوں کے لیے ان کا اجماع حجت ہے "

فتح الباری ( 4 / 127 ).

دوسرا:

وہ رؤیت ہلال کے اثبات میں کسی بھی ایسے ملك کی رؤیت پر اعتماد کا التزام کریں جو شریعت اسلامیہ پر عمل کرتا ہو، اور شرعی احکام کا نفاذ کرتا ہو، چنانچہ جب اس ملك میں شرعی گواہیوں کے ساتھ رؤیت ہلال ثابت ہو جائے تو وہ اس پر عمل کریں تا کہ اس حدیث پر عمل ہو:

تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ، اور اگر آسمان ابر آلود ہو جائے تو تعداد پوری کرو "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہم پڑھے ہوئے نہیں اور نہ ہی حساب کتاب جانتے ہیں، مہینہ اتنا اتنا اتنا ہوتا ہے، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کیا، اور تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا، اور فرمایا: مہینہ اتنا اتنا اتنا ہوتا ہے، اور اپنی ساری انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا"

نبی کریم صلی اللہ کا مطلب تھا کہ مہینہ انتیس اور تیس یوم کا ہوتا ہے.

اس موضوع کے متعلق احادیث بہت ہیں، جن میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم وغیرہ کی احادیث شامل ہیں.

اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب اہل مدینہ کے لیے خاص نہیں، بلکہ یہ ساری امت کے لیے سب علاقوں اور ملکوں میں بسنے والوں کو قیامت تك کے لیے حکم ہے.

اس لیے جب یہ دو چیزیں متوفر ہوں تو سب اسلامی مالك کے لیے رمضان اور عید میں اکٹھے ہونا ممکن ہو سکتا ہے ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کی توفیق دے، اور انہیں شریعت اسلامیہ نافذ کرنے اور شریعت کی مخالف اشیاء کا انکار کرنے کی توفیق دے.

اور اس میں کوئی شك نہیں کہ یہ چیز ان پر واجب و ضروری ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

}قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ اس وقت تك مومن نہیں ہو سکتے جب تك کہ آپس کے تمام اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، اور پھر آپ ان میں فیصلہ کر دیں ان میں سے کسی کو اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ اسے قبول کر لیں {النساء ( 65 ).

اور اس موضوع میں جتنی دوسری آیات ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، اور بلاشك و شبہ یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کا اس شریعت اسلامیہ کا اپنے سارے معاملات میں نافذ کرنے میں ہی ان کی اصلاح اور ان کی نجات و کامیابی اور اکٹھے ہونے کا باعث ہے، اور اسی میں ان کے دشمن کے خلاف ان کی مدد و نصرت اور دنیا و آخرت میں کامیابی و سعادت پائی جاتی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ان کا شرح صدر فرمائے، اور اس پر ان کی معاونت کرے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے " انتہی

فضيلة الشيخ عبد العزيز بن باز رحمه الله.